© rasailojaraid.com

ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆ قیامِ پاکستان سے قبل، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بستی باگڑ سرگانہ، ضلع خانیوال (تب ضلع ملتان) میں تشریف لائے۔ سہ روزہ ''احرار کانفرنس'' تھی۔

نمازِ فجر کے بعد ایک دیہاتی آیا اور شاہ جی سے کہا:

''مجھے بیعت کرلیں''

شاہ جی نے اُسے ٹالنے کی کوشش کی اور فرمایا:

''میاں! لاہور چلے جاؤ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی بیعت کرلو''

وہ شخص اُس وقت تو چلا گیا مگر دوسری صبح پھر آ گیا اور اپنا وہی مطالبہ دہرایا۔ شاہ جی نے پھر ٹالا۔

تیسرے روز وہ پھر حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے بیعت کرلو۔ شاہ جی نے جلال میں آ کر کہا

''میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ''

دیہاتی سمجھا یہی بیعت کا طریقہ ہے۔ اُس نے جست لگائی اور کندھوں پر سوار ہو گیا۔

شاہ جی نے فرمایا:

''میرے پیر مرشد نے تجھے بیعت کیا، مہربانی کرو اور نیچے اُترو۔

شاہ جیؒ اکثر فرماتے کہ میری زندگی میں یہ واحد شخص ہے کہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے تو ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے ہیں مگر اندر کی بات ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

☆ زندگی کے آخری ایاّم میں مرزا غالب کی رہائش مسجد کے پچھواڑے میں تھی۔ کسی نے مکان کا پتہ پوچھا تو بے ساختہ کہا:

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنا لیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

☆ ایک دن شیخ سعدی کے مکان پر ایک شخص عبداللہ نامی آیا۔ اُس کی آنکھ میں تل تھا۔ اتفاق سے شیخ سعدی گھر میں نہ تھے۔ وہ شخص چلا گیا۔ شیخ آئے تو لونڈی نے کہا ''اے شیخ! ایک آدمی آیا تھا'' شیخ نے نام پوچھا تو کہنے لگی۔ ''عَبد اللہ''، شیخ بولے ''عَبد اللہ کیا ہوا، تم جھوٹ بولتی ہو'' لونڈی نے کہا۔ ''اے شیخ! آپ کی جان کی قسم، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اُس کی عَین پر نقطہ ہے'' (عَین عربی میں آنکھ کو کہتے ہیں) شیخ لونڈی کی اس نکتہ آفرینی پر بہت محظوظ ہوئے۔

© rasailojaraid.com